احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

جمعہ 18 جون 2004ء، 29 ربیع الثانی 1425 ہجری - 18 احسان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 133

جوامع الکلم

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

مجھے جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے-اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے-حضرت امام بخاری کہتے ہیں کہ جوامع الکلم سے مراد یہ ہے کہ وہ بہت سے امور جو پہلے کئی کتابوں میں لکھے جاتے تھے ان کو اب اللہ تعالیٰ ایک یا دو امور میں جمع کر دیتا ہے-

(صحیح بخاری کتاب التعبیر باب المفاتیح فی الید حدیث نمبر 6496)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن کریم نے چودہ سو سال پہلے و اذا الصحف نشرت کی پیشگوئی فرمائی جو پوری ہوگئی

آخری زمانہ وہ ہوگا جب کتب اور صحیفوں کی بکثرت اشاعت ہوگی

قرآن کریم نے اخبارات و رسائل و کتب کی وسیع اشاعت کی پیشگوئی فرمائی اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

ایسا ہی قرآن شریف میں آخری زمانہ کی نسبت اور بھی پیشگوئیاں ہیں ان میں سے ایک یہ پیشگوئی بھی ہے (۔) یعنی آخری زمانہ وہ ہوگا جبکہ کتابوں اور صحیفوں کی اشاعت بہت ہوگی گویا اس سے پہلے کبھی ایسی اشاعت نہیں ہوئی تھی۔ یہ ان کلوں کی طرف اشارہ ہے جن کے ذریعہ سے آج کل کتابیں چھپتی ہیں اور پھر ریل گاڑی کے ذریعہ سے ہزاروں کوسوں تک پہنچائی جاتی ہیں۔

ایسا ہی قرآن شریف میں آخری زمانہ کی نسبت یہ پیشگوئی ہے کہ (-) یعنی آخری زمانہ میں ایک یہ واقعہ ہوگا کہ بعض نفوس بعض سے ملائے جاویں گے یعنی ملاقاتوں کے لئے آسانیاں نکل آئیں گی اور لوگ ہزاروں کوسوں سے آئیں گے اور ایک دوسرے سے ملیں گے۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23ص 322)

خدا نے اس آخری زمانہ کے بارے میں جس میں تمام قومیں ایک مذہب پر جمع کی جائیں گی صرف ایک ہی نشان بیان نہیں فرمایا بلکہ قرآن شریف میں اور بھی کئی نشان لکھے ہیں منجملہ ان کے ایک یہ کہ.......... ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جس کے ذریعہ سے کتابیں بکثرت ہو جائیں گی (یہ چھاپنے کے آلات کی طرف اشارہ ہے) اور ایک یہ کہ ان دنوں میں ایک ایسی سواری پیدا ہو جائے گی کہ اونٹوں کو بیکار کر دے گی اور اس کے ذریعہ سے ملاقاتوں کے طریق سہل ہو جائیں گے اور ایک یہ کہ دنیا کے باہمی تعلقات آسان ہو جائیں گے اور ایک دوسرے کو بآسانی خبریں پہنچا سکیں گے.......... یہ سب علامتیں اس زمانہ میں پوری ہوگئیں۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20ص 183)

"ملائے جانے کے ان اسباب میں ایک خطوط کا سلسلہ بھی ہے جس کے بھجوانے کے وسائل بہت عمدہ بنا دیئے گئے ہیں۔ تم دیکھ رہے ہو کہ خطوط کیسے دنیا کے کناروں تک بھیجے جا سکتے ہیں اور اگر تم اس بارے میں غور کرو تو تمہیں ان کی کثرت ترسیل تعجب میں ڈالے گی اور تم اس کی پہلے زمانوں میں نظیر نہیں پاؤ گے اور اسی طرح تم کو مسافروں اور تاجروں کی کثرت بھی تعجب میں ڈالے گی۔ سو یہ سب لوگوں کے آپس میں ملانے اور ان کے آپس میں تعارف کے اسباب و ذرائع ہیں جن کا اس سے قبل نام و نشان تک بھی نہ تھا۔ اور میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ کیا تم نے اس سے قبل کبھی ایسا دیکھا یا کیا تم نے اس سے قبل کتابوں میں یہ سب باتیں پڑھی ہیں۔ اور نشر صحف سے اس کے ان وسائل یعنی پریس وغیرہ کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی قوم کو پیدا کیا جس نے آلات طبع ایجاد کئے۔ دیکھو کس قدر پریس ہیں جو ہندوستان اور دوسرے ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے تا وہ ہمارے کام میں ہماری مدد کرے اور ہمارے دین اور ہماری کتابوں کو پھیلائے اور ہمارے معارف کو ہر قوم تک پہنچائے تا وہ ان کی طرف کان دھریں اور ہدایت پائیں"۔

(عربی عبارت سے ترجمہ آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد5ص 472)

روزنامہ الفضل کی حفاظت کریں

روزنامہ الفضل ہمارا جماعتی اخبار ہے جو جماعت احمدیہ کے احباب کی تربیت کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے دور میں 1913ء میں شروع ہوا اور 90 سال سے زائد عرصہ سے روز افزوں ترقی کرتا چلا جا رہا ہے۔

ہمارا اخبار دنیاوی آلائشوں سے بالاتر دینی اور دنیوی علوم کا خزانہ ہے، قومی امنگوں اور ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ الفضل میں حضرت مسیح موعود کے فرمودہ ملفوظات اور تحریرات کے علاوہ ڈھیروں مقدس حوالہ جات بھی شائع ہوتے ہیں۔ جن کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعے بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ان تمام مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے الفضل کے پرچوں کی حفاظت اور ان کو ترتیب سے ریکارڈ میں رکھنا ہماری اولین ذمہ داری ہے۔

احباب جماعت کی دینی تعلیم و تربیت پر مشتمل یہ مواد احترام کا تقاضا کرتا ہے۔ اس کو ردی میں دوسرے اخبارات کے ساتھ فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ اگر سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو ضائع کریں کہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو اور کسی الزام کا پیش خیمہ نہ بنے۔ امید ہے احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے اس کے ادب و احترام کو بھی ملحوظ خاطر رکھیں گے۔

اعلانات کے متعلق ضروری ہدایت

روزنامہ الفضل میں بھجوائے جانے والے جملہ اعلانات صدر صاحب یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ آنے ضروری ہیں۔ اعلان نکاح کے ساتھ نکاح فارم کی فوٹو کاپی ہونی چاہئے۔ کامیابی یا کسی قسم کے اعزاز حاصل کرنے کے اعلان کے ساتھ متعلقہ ثبوت کی فوٹو کاپی بھی منسلک کریں۔ صفحہ کے ایک طرف، صاف لکھائی میں ہر اعلان الگ صفحہ پر درج کریں۔ ہر اعلان مکمل اور مصدقہ معلومات کے ساتھ تحریر کریں۔ اس سلسلہ میں تعاون ہم سے زیادہ آپ کیلئے فائدہ مند ہوگا۔

مشعل راہ

اگر بحیثیت قوم ترقی کرنی ہے تو الفضل کا مطالعہ کرتے رہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

ایک بات میں آپ کو بتادوں۔ میں کئی سال آکسفورڈ میں پڑھتا رہا ہوں اور جو میں نے سمجھا تھا کہ میں کیوں وہاں بھیجا گیا مجھے اجازت دی گئی اور حضرت مصلح موعود نے وہاں مجھے بھیجا اور خرچ ہوا مجھ پر۔ یہ اس لئے نہیں تھا کہ میں ان سے کچھ سیکھوں بلکہ اس لئے تھا کہ میں اس قابل ہو جاؤں کہ ان کو کچھ سکھا سکوں اپنے وقت پر اور ان کو غور سے زیر مطالعہ رکھوں۔ میں نے ان کی زندگی، ان کی عادتوں کا بڑے غور سے مطالعہ کیا۔ علم کے میدان میں ایک چیز جو نمایاں طور پر میرے دماغ پر اثر انداز ہوئی وہ یہ تھی کہ ان کا اگر کوئی ایک شخص صرف ایک چھپی ہوئی صداقت قوم کے سامنے پیش کرتا ہے.......... تو وہ اس کو سر پر اٹھا لیتے ہیں کیوں کہ ساری قوم نے مل کر آگے بڑھنا ہے۔ اگر ہر سال کسی قوم کے دس ہزار آدمی (دس کروڑ میں سے) ایک نئی چیز اپنی قوم کو دیتے ہیں تو اس قوم کے پاس دس ہزار نئے علوم کا خزانہ جمع ہو گیا۔ وہ اس حقیقت کو سمجھتے تھے۔ ان کی آنکھ ان فقروں کی طرف، ان عبارتوں کی طرف نہیں جاتی تھی پڑھتے وقت جو وہ دہرا رہے تھے پہلوں سے حاصل کردہ علوم کے متعلق۔ صرف وہ ایک نئی بات جو انہوں نے کہی ہوتی۔ اور ان کی وضاحت کی ہوتی۔ اس کو وہ لیتے تھے اور ان کو وہ سروں پر بٹھا لیتے تھے۔ کہتے تھے بڑے خادم ہیں یہ۔ اگر آپ کوشش کریں تو ساری کمزوریوں کے باوجود ہمارے اخبار اور رسالے ایک بات تو ضرور آپ کو بتا دیں گے ہر موضوع پر جو آپ سمجھتے ہوں گے کہ آپ کو اس سے پہلے معلوم نہیں تھی یا اگر معلوم تھی تو اسے آپ بھلا چکے تھے۔ یہ بھی بڑا فائدہ ہے۔ اگر آپ آٹھ دس رسالے جو چھپتے ہیں ان کو پڑھیں ماہانہ جو ہیں تو ایک سو بیس باتیں آپ کو مل گئیں اور روزنامہ الفضل جو چھپتا ہے اس میں سے ایک بات اگر آپ کو ایسی ملے جو آپ کی زندگی میں حسن پیدا کرنے والی ثابت ہو آئندہ تو سال میں شائد 360.......... باتیں مل گئیں۔

لوگ کہہ دیتے ہیں الفضل کا ہر مضمون اعلیٰ پایہ کا ہونا چاہئے۔ میں بھی کہتا ہوں، الفضل کا ہر مضمون اعلیٰ پایہ کا ہونا چاہئے۔ وہ کہتے ہیں (بعض لوگ) کہ اگر الفضل کا ہر مضمون اعلیٰ پایہ کا نہیں ہوگا تو اس کو لے کے پڑھنے کی کیا ضرورت۔ میں کہتا ہوں کہ اگر الفضل کا ایک مضمون بھی اعلیٰ پایہ کا ہے تو اسے لے کے اسے پڑھنے کی ضرورت ہے۔ میں اس سے بھی آگے جاتا ہوں میں کہتا ہوں اگر الفضل میں ایک ایسا مضمون ہے جس میں ایک بات ایسی لکھی ہے جو آپ کو فائدہ پہنچانے والی ہے تو اس فائدہ کو ضائع نہ کریں آپ، اگر آپ نے بحیثیت قوم ترقی کرنی ہے۔"

(خطاب جلسہ سالانہ۔ 27 دسمبر 1979ء)

(الفضل 24/ فروری 1980ء)

دامن دل کا بیان

خدا کے فضل و کرم کا نشان ہے الفضل
ہمارے قلب و نظر کی کمان ہے الفضل
برس رہی ہیں خدا کی عنائتیں ہم پر
ہمارے دامنِ دل کا بیان ہے الفضل
امام وقت سے ہے رابطہ کی ایک دلیل
ہمارے حسنِ عقیدت کی جان ہے الفضل
ہمارے خرد و کلاں کے لئے ہے وجہ سکون
ہر ایک جذبۂ دل کی اڑان ہے الفضل
مہ و نجوم سے بڑھ کر ہے اس کا ہر اک حرف
نظر نواز ہے سونے کی کان ہے الفضل
ہے دینِ حق کے لئے وقف اس کی ہر اک سطر
ہر ایک طرح ارادت کی جان ہے الفضل
ہے اس سے روح کی بالیدگی کا ہر امکان
خدا کے قرب کے نغمہ کی تان ہے الفضل
ہمارے عشقِ رسولِ خدا کا ہے پیمان
ہماری حُبِّ عقیدت کی جان ہے الفضل
ہے اس میں مجلسِ عرفان کی مہک کا رنگ
جبھی تو دیں کی بہاروں کا مان ہے الفضل
نسیمؔ جان سے رکھتے ہیں ہم عزیز اسے
ہماری عزت و توقیر و آن ہے الفضل

نسیمؔ سیفی

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حضرت مصلح موعود کی تقریر جلسہ سالانہ 27 دسمبر 1937ء بمقام قادیان کا ایک حصہ

جماعتی معاملات میں افراد کبھی ترقی نہیں کر سکتے جب تک ان کا جڑ سے تعلق نہ ہو

اس زمانہ میں یہ تعلق پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ اخبارات ہیں الفضل خرید کر پڑھنے کی عادت ڈالیں

میں اخبار کے فائدہ کیلئے نہیں آپ اور آپ کی نسلوں کے ایمانوں کے فائدہ کیلئے کہہ رہا ہوں

الفضل کی خریداری بڑھانے اور اخبار کے منتظمین کیلئے حضرت مصلح موعود کی اہم ہدایات

قومی زندگی کیلئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ عضو اپنے جسم سے ملا رہے۔ جو چیز اپنی ذات میں اکیلی ہو وہ علیحدہ رہ سکتی ہے مثلاً ایک درخت جو اپنی جگہ پر قائم ہے اسے کسی دوسرے درخت سے ملنے کی ضرورت نہیں ہوتی اور اگر وہ اکیلا کسی جنگل میں لگا دیا جائے تو وہ اپنی زندگی قائم رکھ سکتا ہے لیکن اسی درخت کی اگر ایک شاخ کاٹ لی جائے تو وہ علیحدہ نہیں رہ سکتی کیونکہ وہ کُل کا جزو ہے اور جزو کُل سے علیحدہ نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ایسا قانون ہے کہ جس کے خلاف اعلیٰ مخلوق میں ہمیں کوئی مثال نظر نہیں آتی، ادنیٰ مخلوق میں بعض مثالیں نظر آتی ہیں۔ چنانچہ بعض جانور ایسے ہیں کہ اگر انہیں دو ٹکڑے کر دیا جائے تو ان کے دونوں ٹکڑے زندہ رہتے ہیں مگر یہ ادنیٰ درجہ کے کیڑے ہوتے ہیں۔ اعلیٰ قسم کی مخلوق میں سے کسی کا کوئی عضو اصل سے جدا ہو کر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح جب کوئی افراد ایسے ہوں جو اپنے آپ کو جماعت کہتے ہوں اور ان کا ایک مقصد اور مدعا ہو تو ان کی نسبت بھی جماعت کے ساتھ وہی ہوا کرتی ہے جو شاخ کی درخت کے ساتھ یا انسان کے ہاتھوں اور پاؤں کی اس کے بدن کے ساتھ ہوا کرتی ہے اور یہ نسبت اس وقت تک چلتی چلی جاتی ہے جب تک وہ جماعت کا حصہ رہتے ہیں۔

پس جماعتی معاملات میں افراد کبھی بھی ترقی نہیں کر سکتے بلکہ کبھی زندہ نہیں رہ سکتے جب تک ان کا جڑ سے تعلق نہ ہو اور اس زمانہ میں یہ تعلق پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ اخبارات ہیں انسان کسی جگہ بھی بیٹھا ہوا ہو اگر اسے سلسلہ کے اخبارات پہنچتے رہیں تو وہ ایسا ہی ہوتا ہے جیسے پاس بیٹھا ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے میں اب بول رہا ہوں گو عورتوں کا جلسہ بہت دور ہے مگر لاؤڈ سپیکر کی وجہ سے وہ بھی میری تقریر سن رہی ہیں۔ اگر لاؤڈ سپیکر نہ ہوتا تو انہیں کچھ علم نہ ہوتا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ پس لاؤڈ سپیکر نے عورتوں کو میری تقریر کے قریب کر دیا اسی طرح اخبارات دور رہنے والوں کو قوم سے وابستہ رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ الحکم اور بدر ہمارے دو بازو ہیں۔ گو بعض دفعہ یہ اخبارات ایسی خبریں بھی شائع کر دیتے تھے جو ضرر رساں ہوتی تھیں مگر چونکہ ان کے فوائد ان کے ضرر سے زیادہ تھے اس لئے حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ ہم ایسا محسوس کرتے ہیں جیسے یہ دو اخبارات ہمارے دو بازو ہیں۔ دو بازو ہونے کے یہی معنی ہیں کہ ان کے ذریعہ ہمارا جو بازو ہے یعنی جماعت وہ ہم سے ملا ہوا ہے۔ پھر اس زمانہ میں ہمارے اخبارات کی طرف احباب کو بہت توجہ ہوا کرتی تھی حالانکہ جماعت اس وقت آج سے دسواں یا بیسواں حصہ تھی۔ چنانچہ بدر کی خریداری ایک زمانہ میں چودہ پندرہ سو رہ چکی ہے، اسی طرح الحکم کے خریداروں کی تعداد ایک ہزار تک تھی بلکہ الحکم نے تو ایک دفعہ روزانہ ہونے کی صورت بھی اختیار کر لی تھی تو جماعت کے دوست اس زمانہ میں کثرت سے اخبارات خریدتے تھے بلکہ جو پڑھے لکھے نہیں تھے بعض دفعہ وہ بھی خریدتے اور دوسروں کو پڑھنے کیلئے دے دیتے اور سمجھتے کہ یہ بھی (۔) کا ایک ذریعہ ہے۔ مجھے یاد ہے میاں شیر محمد صاحب جو یکہ کے رہنے والے تھے انہوں نے بہت سے احمدی کئے۔ ایک دفعہ جب میں ان کے علاقہ میں گیا تو دوستوں نے مجھے بتایا کہ ان کے ذریعہ کئی آدمی احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ میں نے جب ان سے گفتگو کی تو معلوم ہوا کہ وہ بالکل سیدھے سادے آدمی ہیں اور عمدگی سے بات تک بھی نہیں کر سکتے۔ آخر میں نے دریافت کیا کہ یہ کس طرح (۔) کرتے ہیں تو دوستوں نے مجھے بتایا کہ یہ یکہ بان ہیں اور الحکم باقاعدہ منگواتے ہیں۔ جب کوئی مسافران کے یکہ میں بیٹھ جاتا ہے اور یہ شکل صورت سے پہچان لیتے ہیں کہ یہ لڑاکا اور بدمزاج نہیں تو اسے کہتے ہیں ایک اخبار میرے نام آیا ہے میں پڑھا ہوا نہیں آپ مہربانی فرما کر مجھے پڑھ کر سنا دیں۔ اس پر انہوں نے الحکم نکال کر اس کے سامنے رکھ دیا اور اس نے سنانا شروع کر دینا۔ یہ ہاں ہاں ہوں ہوں کرتے جاتے اور نتیجہ یہ ہوتا کہ کئی لوگ یکہ سے اترتے اترتے کہتے کہ یہ اخبار کہاں سے نکلتا ہے اس میں جس مدعی مأموریت کی باتیں لکھی ہیں اس کا پتہ ہمیں بھی بتاؤ تا کہ ہم اس سے ملیں اور اس طرح کئی آدمی ان کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہو گئے۔

اب وہ پڑھے ہوئے نہیں تھے مگر انہوں نے اس لئے اخبار منگوانا ترک نہیں کیا کہ جب میں نہیں پڑھ سکتا تو اخبار منگوانے کا کیا فائدہ ہے بلکہ وہ برابر اخبار منگواتے رہے اور انہوں نے سمجھا کہ پڑھے ہوئے تو اخبار کے ذریعہ اپنا گھر پورا کر لیتے ہیں۔ میں اگر پڑھا ہوا نہیں تو اسی طرح ثواب میں شامل ہوسکتا ہوں کہ اخبار منگواؤں اور غیر احمدیوں کو پڑھنے کیلئے دے دوں تو اس زمانہ میں دوستوں کو اخبارات کی طرف بہت زیادہ توجہ تھی اور اسی کا یہ نتیجہ تھا کہ باوجود اس بات کے اس وقت چند ہزار کی جماعت تھی آج کی نسبت اخبارات کی خریداری بہت زیادہ تھی اور جماعت میں ایک عام بیداری پائی جاتی تھی۔ ہر شخص ''الحکم'' اور ''بدر'' میں شائع شدہ ڈائری پڑھتا اور یوں محسوس کرتا کہ گویا وہ قادیان میں بیٹھا ہے اور اسے حضرت مسیح موعود کی صحبت حاصل ہے لیکن اب جوں جوں جماعت بڑھ رہی ہے اخبارات کی طرف توجہ بہت کم ہو رہی ہے اور ایک خطرناک مرض ہے جس کا علاج بہت جلد ہونا چاہئے۔ اس وقت ہماری جماعت میں جو دوست ان پڑھ ہیں وہ سب کے سب میاں شیر محمد صاحب والا عرفان نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں کہ ہم ان پڑھ ہیں ہم اخبار منگوا کر کیا کریں اور جو پڑھے ہوئے ہیں ان میں سے بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمیں اس بات کی توفیق ہی نہیں کہ ہم الفضل منگوائیں اور اس طرح پڑھے ہوؤں میں سے بھی ایک حصہ محروم رہ جاتا ہے۔ پھر ایک طبقہ ایسے لوگوں کا بھی ہے جو اپنے آپ کو ارسطو اور افلاطون کا بھائی سمجھتے ہیں انہیں توفیق بھی ہوتی ہے اور اخبار کی خریداری کی استطاعت بھی رکھتے ہیں مگر جب کہا جاتا ہے کہ آپ ''الفضل'' کیوں نہیں خریدتے تو کہہ دیتے ہیں اس میں کوئی ایسے مضامین نہیں ہوتے جو پڑھنے کے قابل ہوں۔ ان کے نزدیک دوسرے اخبارات میں ایسے مضامین ہوتے ہیں جو پڑھے جانے کے قابل ہوں مگر خدا تعالیٰ کی باتیں ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتیں کہ وہ انہیں سنیں اور ان کے پڑھنے کیلئے اخبار خریدیں ایسے لوگ یقیناً وہمی ہوتے ہیں اور ان میں قوت موازنہ نہیں پائی جاتی۔

> **میرے سامنے جب کوئی کہتا ہے کہ "الفضل" میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی جس کی وجہ سے اسے خریدا جائے تو میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ مجھے تو اس میں کئی باتیں نظر آجاتی ہیں آپ کا علم چونکہ مجھ سے زیادہ وسیع ہے اس لئے ممکن ہے کہ آپ کو اس میں کوئی بات نظر نہ آتی ہو۔**

اصل بات یہ ہے کہ جب کسی کے دل کی کھڑکی بند ہو جائے تو اس میں کوئی نور کی شعاع داخل نہیں ہو سکتی پس اصل وجہ یہ نہیں ہوتی کہ اخبار میں کچھ نہیں ہوتا بلکہ اصل وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کے اپنے دل کا سوراخ بند ہوتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اخبار میں کچھ نہیں ہوتا۔

اس سستی اور غفلت کا نتیجہ یہ ہے کہ ہماری اخباری زندگی اتنی مضبوط نہیں جتنی کہ ہونی چاہئے حالانکہ یہ زمانہ اشاعت کا زمانہ ہے اور اس زمانہ میں اشاعت کے مراکز کو زیادہ سے زیادہ مضبوط ہونا چاہئے۔ میری ذاتی رائے یہ ہے کہ اگر اخبارات کے متعلق ہماری جماعت کی وہی حالت ہو جائے جو حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں تھی تو اخبار ''الفضل'' کے روزانہ ہونے کے باوجود کم از کم پانچ ہزار خریدار پیدا ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہمارے دوستوں کے اندر وہی روح پیدا ہو جائے کہ وہ کہیں ہم نے بہرحال اخبار خریدنا ہے چاہے ہمیں پڑھنا آتا ہو یا نہ آتا ہو۔ اور اسی روح سے

کام کرنے کے نتیجے میں باقی رسائل وغیرہ کے بھی ہزار دو ہزار خریدار ہو سکتے ہیں کیونکہ اس وقت پنجاب میں ہماری ایک لاکھ سے زیادہ معلوم جماعت ہے۔ وہ لوگ جو کمزوری کی وجہ سے اپنے آپ کو ظاہر نہیں کر سکتے یا دل میں تو احمدی ہیں مگر ہمیں ان کی احمدیت کا علم نہیں وہ اس سے الگ ہیں اور اگر سارے ہندوستان کو دیکھا جائے تو اس میں جو ہماری معلوم جماعت ہے اس کو شامل کر کے یہ تعداد دو لاکھ تک ہو جاتی ہے اور اگر بیرون ہند کی معلوم جماعت کو اس میں شامل کر لیا جائے تو یہ تعداد تین ساڑھے تین لاکھ تک پہنچ جاتی ہے۔ گویا وہ احمدی جو ہمارے ریکارڈ کے لحاظ سے ہمیں معلوم ہیں اور جو اپنے آپ کو ایک نظام میں شامل کئے ہوئے ہیں وہ تین چار لاکھ سے کم نہیں۔ اگر یہ لوگ اپنے اندر زندگی کی حقیقی روح پیدا کریں اور عورتوں اور بچوں اور ان لوگوں کو نکال بھی دیا جائے جو انتہائی غربت کی وجہ سے کسی اخبار کے خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے تو کم از کم بیس ہزار لوگ یقیناً ہماری جماعت میں ایسے موجود ہیں جو سستا یا مہنگا کوئی نہ کوئی اخبار خرید سکتے ہیں مگر افسوس ہے کہ اس طرف توجہ نہیں کی جاتی اور ان کا نفس یہ عذر تراشنے لگ جاتا ہے کہ اور چندوں کی کثرت کی وجہ سے ہم اخبار نہیں خرید سکتے حالانکہ اس قسم کے چندے حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں بھی تھے اور گو اس وقت عام چندہ کم تھا مگر ایسے مخلص بھی موجود تھے جو اپنا تمام اندوختہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش کر دیتے تھے۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کو کچھ روپیہ کی ضرورت پیش آئی بہت سے مہمان آئے ہوئے تھے اور ان کے لئے روپیہ کی ضرورت تھی حضرت مسیح موعود نے گھر میں حضرت اماں جان سے ذکر کیا کہ آج روپیہ کی ایسی تنگی محسوس ہو رہی ہے کہ مجھے خیال آتا ہے شاید کہیں سے قرض لینا پڑے۔ اس کے بعد آپ کسی ضرورت کیلئے باہر تشریف لائے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد ہی گھر واپس آ گئے اس وقت آپ کے ہاتھ میں ایک رومال تھا جو غالباً ململ کا تھا اور کچھ پھٹا ہوا بھی تھا آپ نے ہماری والدہ صاحبہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ بھی کیسے عجیب سامان کرتا ہے ابھی میں روپوں کا ذکر کر رہا تھا اور ابھی جب کہ میں باہر گیا تو ایک غریب سے آدمی نے جس نے پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھے مجھے یہ رومال دیا جس میں کچھ بندھا ہوا تھا۔ میں نے اس کی غربت کو دیکھتے ہوئے خیال کیا کہ چونکہ بعض لوگوں کو شوق ہوتا ہے کہ ہم زیادہ رقم نذرانہ کے طور پر پیش کریں اس لئے غالباً یہ دھیلے یا دمڑیاں ہونگی مگر جب میں نے رومال کو کھولا تو وہ روپے تھے اور گننے پر دوسو یا دوسو دس روپے نکلے تو گو اس وقت آنہ فی روپیہ چندہ دینے کا طریق نہیں تھا اور بعض لوگ پیسہ اور بعض دو پیسے کے حساب سے چندہ دیتے تھے مگر اپنے اخلاص کی وجہ سے وہ اور وقتوں میں بہت زیادہ چندہ بھی دے دیتے تھے۔ مجھے یاد ہے منشی رستم علی صاحب مرحوم جو کورٹ سب انسپکٹر تھے 25 روپے ماہوار حضرت مسیح موعود کو چندہ بھیجا کرتے تھے ان کی تنخواہ اس وقت ایک سو روپیہ تھی۔ حضرت مسیح موعود نے انہی دنوں چندہ کی تحریک کی تو میرے سامنے ان کا منی آرڈر آیا جس کے کوپن پر لکھا تھا کہ حضور کی دعا کی برکت سے کورٹ سب انسپکٹر کے عہدہ کی بجائے میرا عہدہ اب کورٹ انسپکٹر کا ہو گیا ہے اور تنخواہ میں بھی 80 روپے کا اضافہ ہو گیا ہے لیکن چونکہ مجھے یہ ترقی اس وقت ملی ہے جب حضور کی طرف سے چندہ کی تحریک ہوئی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ترقی محض حضور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے اور میں اس کے شکریہ میں 25 روپے ماہوار جو چندہ پہلے بھیجا کرتا تھا وہ تو بھیجتا ہی رہوں گا مگر اب جو 80 روپے ترقی ہوئی ہے یہ بھی بالالتزام حضور کی خدمت میں ارسال کرتا رہوں گا کیونکہ یہ ترقی حضور کے مقاصد کی تکمیل کیلئے ہی ہوئی ہے۔ چنانچہ اس کے بعد وہ علاوہ پچیس روپوں کے 80 روپے بھی حضرت مسیح موعود کو ماہوار بھیجتے رہے۔ اسی طرح ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم تھے حضرت مسیح موعود پر جب گورداسپور میں مقدمہ دائر ہوا تو اس وقت آپ نے مختلف دوستوں کی طرف خطوط لکھے کہ اب خدمت کا وقت ہے جو دوست روپیہ بھیج کر مالی خدمت میں حصہ لینا چاہیں ان کے لئے خدا نے یہ موقع پیدا کر دیا ہے اور وہ دوست جن کی طرف حضرت مسیح موعود نے خطوط لکھے ان میں سے ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم بھی تھے بعض دوست جو اس وقت ان کے پاس موجود تھے انہوں نے بتایا کہ جس روز حضرت مسیح موعود کا یہ خط انہیں ملا وہ تنخواہ ملنے کا دن تھا چنانچہ وہ تنخواہ لے کر آئے تو ساری کی ساری تنخواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بھیج دی۔ وہ کہتے ہیں ہم نے ان سے پوچھا کہ آپ نے ساری تنخواہ بھیج دی ہے آپ خود کس طرح گزارہ کریں گے؟ تو کہنے لگے حضرت مسیح موعود کی چٹھی آئے اور ہم اپنی ضروریات مقدم کر لیں یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ اب خواہ ہم مریں یا جئیں میں نے تو جو کچھ کرنا تھا کر دیا۔ پھر اس کے بعد چھ مہینے تک بالالتزام انہیں جو کچھ ملتا وہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بھیج دیتے یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود نے انہیں ایک اور چٹھی لکھی کہ آپ نے اس چندہ کی وجہ سے اتنی خدمت کی ہے کہ مجھے اب آپ کو روکنا پڑا ہے آپ آئندہ بے شک چندہ نہ بھیجا کریں۔ آپ نے خدمت کی انتہاء کر دی ہے تو بعض لوگ یہ خیال کر لیتے ہیں کہ اس وقت چندہ پیسہ تھا یا دو پیسے تھا حالانکہ سوال یہ نہیں کہ چندہ کتنا تھا بلکہ سوال یہ ہے کہ وہ دیتے کتنا تھے۔ اگر چندہ پیسہ فی روپیہ تھا اور وہ آٹھ آنے دیتے تھے تو کیا اس سے یہ سمجھ لیا جائے گا کہ ان پر بوجھ کم تھا؟ پس جماعت کے دوستوں کو میں توجہ دلاتا ہوں اور گو پہلے بھی کئی دفعہ توجہ دلا چکا ہوں مگر معلوم ہوتا ہے دوست

میرے الفاظ کو رسمی سمجھتے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ میں اخبار کی امداد کا اعلان کر رہا ہوں حالانکہ میں اخبار کے فائدہ کیلئے نہیں بلکہ آپ لوگوں کے ایمانوں اور آپ کی نسلوں کے ایمانوں اور آپ کے ہمسایوں کے ایمانوں کے فائدے کیلئے کہہ رہا ہوں کہ آپ لوگ اخبارات

خریدیں اور جو لوگ نہیں پڑھ سکتے وہ بھی اخبار خرید کر اپنے غیر احمدی ہمسائیوں اور دوست کو دیا کریں

ہاں ایک طبقہ ایسا بھی ہوتا ہے جو مفت خور ہوتا ہے وہ لوگ اخبار نہایت باقاعدگی سے پڑھتے ہیں مگر اس طرح نہیں کہ خود خریدیں اور پڑھیں بلکہ اس طرح کہ دوسروں سے اخبار لیتے اور پڑھ کر واپس کر دیتے ہیں۔ وہ پہلے یہ پتہ لگاتے ہیں کہ اخبار کس کے نام آتا ہے اور پھر ہر شام کو وہاں پہنچ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کیوں صاحب الفضل آیا؟ چنانچہ وہ ان سے الفضل لیتے اور دو دو تین تین دن کے بعد واپس کرتے ہیں حتیٰ کہ بعض دوست شکایت کرتے ہیں کہ اس قسم کے مفت خورے ہمیں بھی اخبار پڑھنے نہیں دیتے جونہی اخبار پہنچتا ہے وہ آ موجود ہوتے ہیں اور پھر اخبار فوراً گھر لے جاتے ہیں اور اپنی بیوی اور بچوں کو پڑھاتے ہیں اور جو شخص اپنی گرہ سے قیمت خرچ کر کے اخبار خریدتا ہے اسے بعض دفعہ تیسرے اور بعض دفعہ چوتھے دن اخبار ملتا ہے۔ گویا ان کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کہتے ہیں کوئی شخص ریل میں بیٹھا عینک لگائے اخبار کا مطالعہ کر رہا تھا کہ ایک اور شخص جو مفت خورہ تھا کہنے لگا ذرا عینک تو دکھایئے۔ اس نے عینک دکھائی تو اس نے جھٹ آنکھوں پر لگائی اور پھر تھوڑی دیر کے بعد جب دیکھا کہ وہ عینک کے انتظار میں اخبار چھوڑے بیٹھا ہے تو کہنے لگا اوہو! آپ عینک کے بغیر نہیں پڑھ سکتے لایئے اتنی دیر میں ہی اخبار پڑھ لوں۔ تو یہ بہت ہی غلط طریق ہے جو لوگوں میں رائج ہے۔ دوستوں کو چاہئے کہ وہ حتی الوسع قربانی کر کے بھی اخباریں خریدیں۔ یہ ان کا اخبار والوں پر احسان ہوگا۔ میرے نزدیک وہ شخص جس کی ڈیڑھ دوسو یا اڑھائی سو روپیہ تنخواہ ہو اس کی یہ نہایت ادنیٰ قربانی ہے کہ وہ تیس پینتیس روپے سالانہ اخبارات پر خرچ کرے بلکہ میرے نزدیک تو اس کا نام قربانی رکھنا بھی قابل شرم بات ہے اور ایسا طبقہ جو تیس پینتیس روپے سالانہ اخبارات پر خرچ سکتا ہے ہماری جماعت میں کم سے کم اڑھائی تین ہزار ہے گویا اڑھائی تین ہزار یقیناً ایسے لوگ ہماری جماعت میں موجود ہیں جو الفضل کو جو سلسلہ کا ڈیلی اخبار ہے خرید سکتے ہیں۔ پس اگر ایسے لوگ الفضل کی طرف توجہ کریں تو اس کی خریداری محض اس طبقہ کی وجہ سے اڑھائی تین ہزار تک پہنچ سکتی ہے۔ پھر وہ لوگ جو پچیس روپے سالانہ اخبارات خریدنے کیلئے خرچ کر سکتے ہیں اگر ان کو ملا لیا جائے تو الفضل کی کم از کم خریداری پانچ ہزار تک پہنچ سکتی ہے۔ پھر اس سے اتر کر وہ لوگ ہوں گے جو پانچ دس روپے سالانہ خرچ کر سکتے ہیں ایسے لوگ دوسرے رسائل کی خریداری کی طرف توجہ کریں تو ان میں سے ہر رسالہ کا پانچ پانچ چھ چھ ہزار خریدار ہو سکتا ہے۔

پس میں دوستوں کو اس طرف خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں۔ انہیں اس غلط فہمی میں مبتلاء نہیں ہونا چاہئے کہ میں الفضل کی تائید کیلئے کہہ رہا ہوں بلکہ میں یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ تا آپ لوگوں کے ایمان مضبوط ہوں۔ مخالف جب بھی حملہ کرتا ہے اس لئے کرتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے میں بعض لوگوں کو ورغلا لوں گا کیونکہ وہ سلسلہ کی تعلیم سے پوری طرح واقف نہیں لیکن اگر جماعت پوری طرح سلسلہ سے وابستہ ہو اور جماعت کے عقائد اور تعلیمات سے اسے واقفیت ہو تو وہ حملہ کی جرأت نہیں کر سکتا۔ پس سلسلہ سے وابستگی کیلئے بھی اخبارات کی خریداری ضروری ہے تا ایسا نہ ہو کہ کوئی بھیڑیا حملہ کر کے کسی بھیڑ کو لے جائے۔

میں امید کرتا ہوں کہ جماعتوں کے سیکرٹری اپنی اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اولین کوشش یہ کریں گے کہ اخبار کے خریداروں میں اضافہ ہو تا کہ الفضل بغیر کسی تکلیف کے چل سکے۔

لیکن اس کے ساتھ میں اخبار والوں کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ پیشگی قیمت لئے بغیر وہ کسی کے نام اخبار جاری نہ کیا کریں کیونکہ بعض لوگ اخبار تو وصول کرتے چلے جاتے ہیں مگر بعد میں قیمت نہیں دیتے۔ اور اس طرح اخبار والوں کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔ پس آئندہ کیلئے تمام اخبارات والوں کو یہ امر اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ جس اخبار کا خریداروں کے نام بقایا ہوگا اس سے ہمیں کوئی ہمدردی نہیں اور میں سمجھتا ہوں اگر اس بات کی عادت ڈال لی جائے کہ بغیر پیشگی قیمت لئے کسی کے نام اخبار جاری نہیں کرنا تو تھوڑے ہی دنوں میں لوگوں کو بھی پیشگی قیمت دینے کی عادت ہو سکتی ہے۔ میں نے جب الفضل جاری کیا تو اس وقت مفتی محمد صادق صاحب اور قاضی اکمل صاحب جو اخبارات کا پرانا تجربہ رکھتے تھے مجھ پر زور دیتے تھے کہ اگر ایسا کیا گیا تو اخبار نہیں چل سکے گا مگر میں نے کہا میں تو اس کے نام اخبار جاری کروں گا جو پیشگی قیمت دے گا اور اگر اس کے نتیجہ میں اخبار بند ہوتا ہے تو بہتر ہے کہ کل بند ہونے کی بجائے آج ہی بند ہو جائے۔ مگر چونکہ میں ایک عزم کے ساتھ اس پر قائم ہو گیا اس لئے میں نے دیکھا کہ لوگ پیشگی قیمت دے کر الفضل کے خریدار بنتے تھے حتیٰ کہ بعض ہندو اور غیر احمدی بھی اس کے خریدار تھے بلکہ ایک انگریز بھی اس وقت خریدار تھا اور یہ سب پیشگی قیمت دیتے تھے۔ اگر انسان ایک دفعہ ضد کر کے بیٹھ جائے اور کہے کہ خواہ کچھ ہو میں نے اس طریق میں تبدیلی نہیں کرنی تو آہستہ آہستہ لوگ اسی

باقی صفحہ 6 پر

اخبار الفضل کی ایک سرمایۂ افتخار ادبی خدمت

خصوصی اشاعتوں میں برصغیر کے مشاہیر کا نعتیہ کلام پہلی بار شائع ہوا

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

ادبی خدمات کا درخشندہ پہلو

دنیائے احمدیت کا ترجمان اخبار ”روزنامہ الفضل“ اپنی عمر کے 92ویں سال میں داخل ہو چکا ہے۔ یہ قدیم اردو مذہبی اخبار اپنے دامن میں دور حاضر کی نوے سالہ تاریخ سمیٹے ہوئے ہے اور بے شمار معلوماتی مضامین اور بلند پایہ منظومات کا مرقع ہے علاوہ ازیں اس کی ادبی خدمات کا یہ ناقابل فراموش اور درخشندہ پہلو آب زر سے لکھے جانے کے لائق ہے کہ اس کی 1929ء سے 1931ء تک کی خصوصی اشاعتوں میں برصغیر کے متعدد مسلم مشاہیر کا نعتیہ کلام پہلی بار اس کی زیب و زینت بنا اور چونکہ اس مبارک کلام کا سرچشمہ جذبہ عشق رسولؐ ہے اور دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا ہے اس لئے اس کا مقام وقتی نہیں سرمدی ہے اسی لئے چمنستان ادب میں گلہائے نعت کھلانے والی ان ہستیوں کے بعض اشعار اس درجہ جذب و کیف سے معطر ہیں کہ ان کو پڑھتے ہی وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اس حقیقت کا اندازہ لگانے کیلئے دس ممتاز شخصیات کے بارگاہ رسالت میں نذرانہ عقیدت کے بعض نمونے ذیل میں ہدیہ قارئین کئے جا رہے ہیں۔

پاکستان کے محقق و فاضل جناب ڈاکٹر ابوسعید نور الدین مولف ”تاریخ ادبیات اردو“ کا یہ نظریہ بالکل درست ہے کہ ”نعت گوئی کی فضا جتنی وسیع ہے اتنی ہی اس میں پرواز مشکل ہے“ لیکن ہمیں برملا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ بیسویں صدی کے ان مرحوم شعرائے عظام نے اس فضائے بسیط میں محو پرواز ہو کر اس کے بڑے بڑے مشکل اور دشوار گزار مقامات کمال خوبی سے طے کئے ہیں اور اپنی نعتیہ شاعری میں نکتہ آفرینی، تشبیہات، استعارات صداقت، شیفتگی اور وفور عقیدت کے اظہار میں تسنیم و کوثر سے دھلی ہوئی زبان کے استعمال کی قابل قدر کوشش کی ہے جس کی بدولت ان کے نعتیہ قصائد میں غیر معمولی دلکشی اور جاذبیت پیدا کر ڈالی ہے۔ اس اجمال کی کسی قدر تفصیل کیلئے اس کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں۔

ڈاکٹر سر محمد اقبال

(وفات 21 اپریل 1938ء)

با خدا در پردہ گویم باتو گویم آشکار
یارسول اللہ اوپنہاں وتو پیدائے من !
تیغ لا در پنجہ ایں کافر دیرینہ دہ
باز بنگر در جہاں ہنگامہ الائے من!
بہر دہلیز تو از ہندوستاں آوردہ ام
سجدہ شوقے کہ خوں گردید در سیمائے من!

(الفضل 31 مئی 1929ء صفحہ 16)

لسان الملک ریاض خیر آبادی

(وفات 1934ء)

ہے عرش بریں اور مدینے کی زمیں اور
اللہ یہاں کے ہیں مکاں اور مکیں اور
اٹھ اٹھ کے چلے ساتھ کئی طور نشیں اور
جاتے ہیں جو کعبے کو وہ جائیں گے کہیں اور
ہے عرش بریں فرش رہ گنبد خضرا
میری ہے جبیں اور فرشتوں کی جبیں اور

(الفضل 31 مئی 1929ء صفحہ 27)

سید علی آشفتہ لکھنوی مدیر ”مبصر“

سن کے قیصر نے کہا ہاں وہ نبی ہے برحق
مرسل خاص خدا، حق کا ولی ہے برحق
یوں نہ اس کفر کی دنیا میں پریشاں ہوتا
پاؤں دھو دھو کے میں پیتا جو کہیں واں ہوتا
نور ایماں سے مگر قلب منور نہ ہوا
پھر بھی آشفتہ مسلمان وہ کافر نہ ہوا

(الفضل 31 مئی 1929ء صفحہ 26)

لسان الہند مرزا محمد ہادی عزیز لکھنوی

(وفات 29 جولائی 1935ء)

مگر حقیقت کی اک نظر کر ذرا سراپائے مصطفیٰؐ پر
یہ قد آدم وہ آئینہ ہے کہ جس میں قدرت ہے جلوہ آرا
عرب کے جاہل عرب کے سرکش کہ جن کا جوہر درندگی تھا
یہی ہے وہ فلسفی امّی کہ جس نے اس قوم کو سنوارا
حضیض ہستی پہ جب تھا مائل تو ذرہ ذرہ بنا تھا سورج
ہوا تھا میلان ارتقا جب تو عرش اعظم کا تھا ستارا
مجسمہ حسن معنوی کا نمونہ اک لطف سرمدی کا
حرا کے خلوت کدہ میں جس کو خدائے برحق نے خود سنوارا
زمین شور عرب پہ آ کر بنائے اخلاق اس نے ڈالی
وہی یتیموں کا آسرا تھا وہی ضعیفوں کا تھا سہارا

(الفضل 31 مئی 1929ء صفحہ 30)

1 دامن پہاڑ۔ نشیب۔ (علمی اردو لغت از وارث سرہندی ایم اے)

لسان القوم جناب علی نقی زیدی صفی لکھنوی

(وفات 1951ء)

اعجاز ہی اعجاز تھے اطوار محمدؐ
رفتار محمدؐ ہو کہ گفتار محمدؐ
مقصود نہ تھی جنگ سے تسخیر ممالک
پیکار حکیمانہ تھی پیکار محمدؐ
اس وقت دیا اذن پئے جنگ دفاعی
ہونے لگے مقتول جب انصار محمدؐ
آقائے دو عالم کے غلاموں سے تو پوچھو
آزادوں سے بہتر تھے گرفتار محمدؐ

(الفضل 31 مئی 1929ء صفحہ 48)

حکیم ضمیر حسن خاں دل شاہجہانپوری

(وفات 1959ء)

کیونکر نہ ہو مومن کو تمنائے مدینہ
ہیں خلد کے مالک چمن آرائے مدینہ
تنویر کا مخزن ہے ہر اک ذرہ یثرب
دیکھو تو سہی رونق صحرائے مدینہ
مداح رہا آپ کا ہر مشرک و مومن
مجموعۂ اخلاق تھے مولائے مدینہ
افسردہ دلوں پہ نظر فیض و عطا ہو
اے بحر کرم اے چمن آرائے مدینہ
ہے پاک و مطہر وطن شاہ دو عالم
قدسی بھی نظر آتے ہیں شیدائے مدینہ

(الفضل 31 مئی 1929ء صفحہ 53)

مولانا عبدالمجید سالک مدیر ”انقلاب“ لاہور

(وفات 27 ستمبر 1959ء)

اے شاہ عرب، ختم رسل۔ سید ابرار، اے احمد مختار
مسلم ہیں ترے نام پہ کٹ مرنے کو تیار، اے احمد مختار
ایمان ہمارا ہے۔ ترے نام کی عزت، اسلام کی عزت
ہم کو تری عزت کے سوا کچھ نہیں درکار، اے احمد مختار
پھر تیری تجلی سے ضیا بار ہے مشرق، بیدار ہے مشرق
پُرنور ہیں پھر چین و عرب کابل و تاتار، اے احمد مختار

(الفضل 25 اکتوبر 1930ء صفحہ 6)

جناب سراج الحسن صاحب سراج لکھنوی

(وفات 1968ء)

شہ کونین فخر انبیاء محبوب سبحانی
محمد مصطفیٰ نور خدا اسلام کا بانی
وہی امی لقب مشہور ہے جس کی زباں دانی
بلاغت جس کا حصہ تھا۔ فصاحت جس کی لاثانی
مئے وحدت کا متوالا اٹھا جب لے کے انگڑائی
دکھا دی اس نے غیبی قوتوں کی کارفرمائی
بنی ہر ہر ادا تصویر اعجاز مسیحائی
کچھ ایسی شان تھی اللہ کی قدرت نظر آئی
اسی کا نام ہے نام خدا دل کے نگینوں میں
محبت کے گُہر نے بھر دیئے ہیں جس نے سینوں میں

(الفضل 25 اکتوبر 1930ء صفحہ 18)

جناب نشتر جالندھری مدیر رسالہ ”ادیب“ پشاور

(وفات 22 جون 1975)

اے آنکہ ذات تو سبب خلق کائنات
یک پرتو تو چہرہ برافروزشش جہات
شہنائے لا الہ دمیدی چو در حجاز

یکسر بباد رفت صنم زار کائنات
گفتار تست چشمہ تہذیب خلق را
کردار تست خضر رہ منزل حیات
"بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"
اے لطف عام تو بہ جہاں مژدۂ نجات
(الفضل 25۔اکتوبر 1930ء صفحہ 30)

نواب سراج الدین احمد خاں سائل دہلوی

(داماد فصیح الملک داغ وفات 15 ستمبر 1945ء)

بزرگ رتبہ ہے یوں شاہ رسولاں تیرا
تو ہے امت کا نگہباں وہ نگہباں تیرا
یا نبی آفت خورشید قیامت سے بچا
حشر میں سر پہ رہے سایۂ داماں تیرا
دل میں ہوجاتی ہے تسکین سی پڑھنے سے درود
آ گیا راس مرے درد کو درماں تیرا
ذوق پابوس کے پر ہوں تو مدینہ کی طرف
لے کے اڑ جائے مجھے دید کا ارماں تیرا
(الفضل 8 نومبر 1931ء ص 20)

نوٹ: راقم الحروف نے مضمون بالا میں برصغیر کے مشاہیر سخن کی نعتیہ غزلوں کے فقط چند اشعار کے انتخاب پر اکتفا کیا ہے ورنہ بعض پرکیف نظمیں خاصی طویل ہیں اور الفضل کے پورے پورے صفحہ پر محیط ہیں۔ الختصر بقول اسداللہ غالب دہلوی:۔

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

بقیہ صفحہ 4

طرف آ جاتے ہیں۔ پس اخبارات والوں کو بھی میں سنا دیتا ہوں کہ آئندہ اس اخبار سے ہمیں کوئی ہمدردی نہیں ہوگی جو بقائے پر چلتا ہو۔ صرف اس اخبار سے ہمیں ہمدردی ہوگی جس کے چلانے والے لوگوں سے پیشگی قیمت لیتے ہوں۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ سال بھر کی بجائے چھ مہینے یا تین مہینے کی پیشگی قیمت دے کر اگر کوئی اپنے نام اخبار جاری کرانا چاہے تو اس کے نام چھ مہینے یا تین مہینے کیلئے اخبار جاری کر دیا جائے لیکن یہ نہ ہو کہ کسی کے نام اخبار مفت جا رہا ہو بلکہ قیمت ختم ہونے سے پندرہ دن پہلے اسے نوٹس دے دینا چاہئے اور آئندہ کیلئے قیمت کا مطالبہ کرنا چاہئے۔ انگریزی اخبارات تو صرف ایک ہفتہ کی مہلت دیتے ہیں اور اگر دیکھتے ہیں کہ کسی نے توجہ نہیں کی تو فوراً اس کے نام اخبار بند کر دیتے ہیں۔ پس یہ بھی ایک بے اصولا پن ہے کہ بغیر قیمت لئے اخبار بھیجی جائے اس سے جماعت میں سستی اور غفلت پیدا ہوتی ہے۔ پس تمام اخبارات والوں کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ جو اخبار بقایوں پر چلے گا اس سے آئندہ ہمیں کوئی ہمدردی نہیں ہوگی۔

بعض دوست یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ ہمیں اخبار کی قیمت میں کچھ رعایت دی جائے حالانکہ ہمارے ملک میں اخبارات نفع پر نہیں بلکہ نقصان پر چل رہے ہیں اسی لئے بعض اخبارات کا طریق ہوتا ہے کہ پہلے وہ کسی رئیس یا نواب کی تعریف میں ایک نوٹ لکھ دیتے ہیں اور اخبار اسے بھجوا دیتے ہیں۔ پھر خود اس کے پاس چلے جاتے ہیں اور کہتے ہیں جناب نے وہ نوٹ ملاحظہ فرمایا ہے؟ ہمارا اخبار جناب کا خادم ہے اور ہمیشہ خادم رہے گا۔ اس طرح چند تعریفی کلمات کہہ کر اس سے کچھ روپیہ بٹور لیتے ہیں اور وہ کچھ نہیں دیتا تو اگلا نوٹ اس کی مذمت میں شائع کرتے ہیں اور اس میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ فلاں رئیس یا نواب کے خلاف نہایت سخت رپورٹیں پہنچ رہی ہیں اگر وہ چاہیں اور ہمیں یقین دلا دیں کہ آئندہ ایسے واقعات نہیں ہونگے تو ہم ان رپورٹوں کی تردید کر سکتے ہیں۔ اس پر اگر تو وہ ڈرپوک ہوتا ہے تو سو دو سو روپے بھجوا دیتا ہے اور معاملہ دب جاتا ہے اور اگر وہ پھر بھی کچھ نہیں دیتا تو انہیں سخت رپورٹیں پہنچتی رہتی ہیں اور اس کے خلاف وقتاً فوقتاً نوٹ شائع ہوتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ اخبار والوں کی منت و سماجت کر لیتا ہے یا مقدمہ کر کے سیدھا کر لیتا ہے لیکن ہمارے اخبار کی یہ حالت نہیں ہمارے اخبارات اگر اس طرح کریں تو ہم انہیں ایسی سزا دیں کہ ان کیلئے اخبار چلانا مشکل ہو جائے۔ پھر باقی اخبارات والوں کا یہ بھی طریق ہے کہ وہ امراء کو اپنے اخباروں کا زبردستی وی پی کر دیتے ہیں اور اپنا خط لکھ دیتے ہیں کہ آپ جیسے قوم پرور اصحاب سے توقع ہے کہ ہمارے اخبار کا وی پی وصول کر کے ہماری امداد فرمائیں گے۔ چنانچہ میرے نام بھی اس قسم کے اخبارات والے زبردستی وی پی کر دیتے ہیں اور ساتھ ہی لکھ دیتے ہیں کہ جناب کی خدمت میں اخبار آ رہا ہے جناب سے توقع ہے کہ آپ اخبار کا وی پی وصول فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔ یوں وہ مجھے گالیاں دیں گے اور کافر اور جھوٹا کہیں گے مگر جب اخبار کا وی پی کریں گے تو یہ لکھ دیں گے کہ امید ہے کہ جناب وی پی وصول کر کے ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں گے غرض اسی طرح وہ اخبارات چل رہے ہیں۔ یورپ میں البتہ اور کیفیت ہے وہاں اخبارات سرمایہ پر چلتے ہیں گو کچھ طبقہ وہاں بھی اسی قسم کے گزارے کرتا ہے۔ پس یہ بالکل غلط خیال ہے کہ اخبار والے وہ پندرہ بیس روپے سالانہ قیمت لے کر کچھ کما رہے ہوتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ پندرہ بیس روپے لیتے ہیں اور پچیس تیس روپے ان کے خرچ ہوتے ہیں۔ جو چھوٹے اخبار ہیں انہیں تو صرف ایک کلرک کی تنخواہ بچتی ہے جو اس وجہ سے کہ وہ آپ ہی سب کام کرتے ہیں اور کوئی زائد کلرک نہیں رکھتے۔ خود لے لیتے ہیں اس سے زیادہ انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ میں امید کرتا ہوں کہ دوست خاص طور پر اس طرف توجہ کریں گے اور جماعتوں کے سیکرٹری اور پریذیڈنٹ صاحبان کوئی ایسا مؤثر قدم اٹھائیں گے جس کی وجہ سے ہمارے اخبارات ورسائل کی زندگی معرض خطر سے نکل جائے۔

(انوار العلوم جلد 14 صفحہ 543)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36672 میں مرزا منظور احمد بیگ ولد مرزا سیف علی بیگ قوم مغل پیشہ پنشنر عمر 74 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 7-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ سکنی مکان رقبہ 4 مرلے واقع مسعود آباد فیصل آباد مالیتی -/500000 روپے۔ موٹر سائیکل مالیتی -/20000 روپے۔ کلائی گھڑی مالیتی -/2500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5083 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مرزا منظور احمد بیگ ولد مرزا سیف علی بیگ سمن آباد فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 مرزا ظفر اقبال وصیت نمبر 21985 گواہ شد نمبر 2 علی طاہر بیگ وصیت نمبر 33027

مسل نمبر 36673 میں عبدالصمد ولد عبدالرشید قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل ٹاؤن فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالصمد ولد عبدالرشید ماڈل ٹاؤن فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 عبدالرشید والد موصی گواہ شد نمبر 2 عبدالقدوس ولد شیخ عبدالمجید فیصل آباد

مسل نمبر 36674 میں مبشر احمد جاوید ولد جاوید اقبال قوم کھوکھر راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدینہ ٹاؤن فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 22-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبشر احمد جاوید ولد جاوید اقبال مدینہ ٹاؤن فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد بٹ مدینہ ٹاؤن فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 جاوید اقبال والد موصی

مسل نمبر 36675 میں کاشف منور ولد منور احمد قوم جٹ اٹھوال پیشہ ملازمت عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نعمت کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 23-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد کاشف منور ولد منور احمد نعمت کالونی فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 نوید احمد برادر موصی گواہ شد نمبر 2 جاوید اقبال ولد غلام نبی مدینہ ٹاؤن فیصل آباد

مسل نمبر 36676 میں فرحان احمد ولد منظور احمد قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ آباد فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 11-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ

پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فرحان احمد ولد منظور احمد فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 رضوان احمد ولد عرفان احمد فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 محمد وقاص ولد وسیم احمد فیصل آباد

مسل نمبر 36677 میں محمد وقاص احمد ولد وسیم احمد قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ آباد فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد وقاص احمد ولد وسیم احمد مصطفیٰ آباد فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 رضوان احمد شاہد ولد عرفان احمد فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد کاہلوں ولد رشید احمد صاحب دارالصدر ربوہ

مسل نمبر 36678 میں ناصرہ ناہید بنت نصیر احمد قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 40 رگ۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ناصرہ ناہید بنت نصیر احمد چک نمبر 40 رگ۔ب ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 محمد فاروق ولد محمد شریف 40 گ۔ب ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 شفیق احمد برادر موصیہ

مسل نمبر 36679 میں زاہدہ پروین بنت رشید احمد قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 40 گ۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں وزنی 4 ماشے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ زاہدہ پروین بنت رشید احمد 40 گ ب ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 لطیف احمد ولد رشید احمد 40 گ۔ب ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 تنویر احمد ولد انس احمد 40 گ۔ب ضلع فیصل آباد

مسل نمبر 36681 میں عنایت اللہ ولد نذر محمد قوم ترکھان پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمت کالونی سلانوالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عنایت اللہ ولد نذر محمد سلانوالی ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 1 خضر حیات ولد محمد یار سلانوالی ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 2 سراج اشرف وصیت نمبر 24867

مسل نمبر 36682 میں مریم صدیقہ بیوہ محمد عبداللہ گرواھی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سلانوالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 31-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ والد محترم نقدم رقم -/25000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 7 ماشے مالیتی -/5600 روپے۔ 3۔ حق مہر وصول شدہ -/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مریم صدیقہ بیوہ محمد عبداللہ گرواھی سلانوالی ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 1 شریف احمد اشرف وصیت نمبر 20318 گواہ شد نمبر 2 سراج اشرف وصیت نمبر 24867

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح و تقریب

✿ مکرم سید حمید الحسن شاہ صاحب زعیم انصاراللہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں۔ میرے بیٹے مکرم سید طاہر احمد شاہ صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کا نکاح مورخہ 23 جنوری 2004ء کو اسلام آباد بیت الذکر میں مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد نے پچاس ہزار روپے حق مہر پر ہمراہ مکرمہ شمیلہ نادیہ صاحبہ بنت مکرم رانا عبدالحکیم (مرحوم) کاٹھگوی پڑھا۔ شمیلہ نادیہ صاحبہ مکرم رانا عبدالسمیع خاں ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ کی بھتیجی ہیں۔ مورخہ 10۔ اپریل 2004ء کو بارات سمبڑیال سے اسلام آباد گئی اور رخصتانہ عمل میں آیا۔ مورخہ 11/ اپریل 2004ء کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

✿ مکرم طاہر احمد ملک صاحب ولد مکرم ملک نثار احمد صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی پھوپھو مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صفدر علی خان صاحب مرحوم سابق امیر ضلع حیدر آباد مورخہ 25 مارچ 2004ء صبح ساڑھے دس بجے حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے بعمر 52 سال نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ میں وفات پا گئیں۔ اسی روز ان کی وصیت کے مطابق میت ان کے آبائی شہر سمبڑیال ضلع سیالکوٹ لائی گئی اور مقامی قبرستان میں نماز جنازہ مکرم سید حمید الحسن شاہ صاحب زعیم انصاراللہ سمبڑیال نے پڑھائی۔ اور قبر تیار ہونے پر مکرم میاں محمود احمد صاحب زرگر صدر جماعت احمدیہ سمبڑیال نے دعا کرائی۔ مرحومہ مکرم ملک امام الدین صاحب سمبڑیالوی رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی تھیں۔ نہایت مخلص احمدی، ملنسار اور مہمان نواز تھیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور سوگواران کو صبر جمیل عطا کرے۔

درخواست دعا

✿ مکرم عبدالخالق صاحب دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ لکھتے ہیں۔ محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالحکیم صاحب دارالرحمت شرقی الف ربوہ کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ اور فضل عمر ہسپتال کے C.C.U میں داخل ہیں۔ اسی طرح میری خوشدامن محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ کو گرنے کی وجہ سے شدید چوٹیں آئی ہیں۔ پیرانہ سالی میں تکلیف بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے ہر دو کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

✿ مکرم شیخ محمد اکرام اطہر صاحب لاہور کینٹ لکھتے ہیں۔ میرے برادر نسبتی مکرم خواجہ خلیل احمد صاحب ڈھینگرہ آف گوجرانوالہ حال کوثر نیازی کالونی نارتھ ناظم آباد کراچی مورخہ 15 مئی 2004ء بروز ہفتہ بقضائے الٰہی انتقال کر گئے ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ اسی دن بیت النور کراچی کے مربی سلسلہ نے پونے چھ بجے شام پڑھائی اور آپ کو احمدیہ قبرستان کراچی باغ احمد میں سپرد خاک کیا گیا قبر پر دعا مکرم محمد یوسف صاحب قمر امیر جماعت ضلع قصور نے کروائی۔ آپ حضرت شیخ صاحب دین صاحب ڈھینگرہ کے پوتے اور حضرت خواجہ محمد شریف صاحب آف ڈھینگرہ ہاؤس گوجرانوالہ کے بیٹے، مکرم شیخ فتح محمد صاحب مرحوم آف قلعہ کالروالا سیالکوٹ کے داماد تھے مرحوم نے اپنی بیوہ کے علاوہ 5 بیٹے 4 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں سب بچے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ احباب کرام مرحوم کی بلندی درجات کیلئے دعا کریں۔

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون نمبر: 213698
اوقات صبح 8:30 تا 1:30 بجے شام 5:30 تا 9:00 بجے رات
(ادارہ قائم کردہ ڈاکٹر منصور احمد بھٹی مرحوم)

داخلے جاری ہیں
BASIC COMPUTER COURSE
سپوکن انگلش لینگویج کورس
TOEFL - IELTS
چھوٹے بچوں کا کمپیوٹر کورس اپنی والدہ کے ہمراہ
طلباء و طالبات داخلہ کیلئے رابطہ کریں فون نمبر: 212066
ماڈرن اکیڈمی آف کمپیوٹر اینڈ لینگویج سٹڈیز کالج روڈ ربوہ

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب 18 جون 2004ء

طلوع فجر	3:20
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:10
وقت عصر	5:10
غروب آفتاب	7:19
وقت عشاء	8:59

امریکہ نے پاکستان کو اپنا اتحادی بنا لیا

امریکی صدر بش نے باضابطہ طور پر پاکستان کو اپنا باقاعدہ اتحادی بنا لیا ہے۔ کچھ عرصہ قبل کولن پاول نے دورہ پاکستان کے دوران پاکستان کو نان نیٹو بڑا اتحادی بنانے کا اعلان کیا۔ امریکی حکومت نے اس کی توثیق کی اور اب صدر بش نے اس کی منظوری دے دی ہے۔ اس فیصلہ کے بعد پاکستان کو اقتصادی وفوجی امداد ملے گی۔ اسلحہ و فوجی سازوسامان کی خریداری پر عائد پابندی ختم ہو جائے گی۔ قرضوں کی ادائیگی میں بھی چھوٹ دی جائے گی۔

44 مسافر جاں بحق اسلام آباد ہائی وے پر ایک مسافر بس دریائے سواں میں گرنے سے 44 افراد جاں بحق اور 16 زخمی ہو گئے جن میں 6 کی حالت تشویشناک ہے۔ بس کلر سیداں سے اڈہ پیرودھائی جا رہی تھی کہ کاک پل پر سریا سے لدے ہوئے ٹرالر نے تیز رفتار بس کو پیچھے سے ٹکر ماردی جس سے پل کا جنگلا توڑتے ہوئے بس دریا میں جا گری۔

10 لاکھ افراد کیلئے ملازمتیں وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ آئندہ سال پنجاب میں 10 لاکھ افراد کو ملازمتیں دی جائیں گی۔ 8 لاکھ نجی نوکریاں اور ڈیڑھ لاکھ سرکاری شعبہ میں دی جائیں گی۔ آٹھویں تک طلباء کو مفت کتب مہیا کی جائیں گی۔ محکمہ تعلیم میں 30 ہزار ملازمین بھرتی کئے جائیں گے۔

زاہد جیولرز

الیس اللہ بکاف عبدہ

ربوہ

پروپرائٹر: زاہد مقصود

فون نمبر 04524-215231

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن: بخارا، اصفہان، کاشغر، تبریز، کیمل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکرگڑھ

12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل

042-6306163-6368130 Fax:042-6368134

E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 21 جون 2004ء

12-25 a.m لقاء مع العرب
1-40 a.m گلشن وقف نو
2-40 a.m چلڈرنز کارنر
3-00 a.m سیرت مسیح موعود
3-40 a.m مجلس سوال وجواب
5-00 a.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-55 a.m گلشن وقف نو
6-55 a.m بچوں کا پروگرام
7-20 a.m مجلس سوال وجواب
8-20 a.m کوئز۔ روحانی خزائن
9-00 a.m کوئز
9-55 a.m گلشن وقف نو
11-00 a.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
11-50 a.m لقاء مع العرب
12-55 p.m چائنیز کلاس
2-00 p.m فرانسیسی ملاقات
3-00 p.m انڈونیشین سروس
3-55 p.m بستان وقف نو
5-00 p.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-50 p.m زندہ لوگ
6-15 p.m کوئز: روحانی خزائن
6-55 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m فرانسیسی سروس
9-00 p.m خطبہ جمعہ۔ نشر مکرر
10-00 p.m علمی خطابات
10-55 p.m مجلس سوال وجواب

منگل 22 جون 2004ء

12-00 a.m تقریر۔ سیرۃ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف
12-30 a.m لقاء مع العرب
1-35 a.m خطبہ جمعہ
2-35 a.m بچوں کا پروگرام
3-00 a.m علمی خطابات
3-55 a.m مجلس سوال وجواب
5-05 a.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m خطبہ جمعہ
7-05 a.m واقفین نو ایجوکیشنل پروگرام
7-40 a.m مجلس سوال وجواب
8-45 a.m تقریر مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب
9-25 a.m لجنہ میگزین
10-00 a.m خطبہ جمعہ
11-05 a.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
12-00 p.m لقاء مع العرب
1-05 p.m سندھی سروس
1-50 p.m اردو ملاقات
2-05 p.m انڈونیشین سروس
4-00 p.m خطبہ جمعہ
5-05 p.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m اراؤنڈ دی گلوب
6-50 p.m بنگلہ سروس
7-50 p.m اردو ملاقات
9-00 p.m بستان وقف نو
10-00 p.m لجنہ میگزین
11-50 p.m اردو تقریر

بدھ 23 جون 2004ء

12-35 a.m لقاء مع العرب
1-40 a.m واقفین نو
2-15 a.m بستان وقف نو
3-20 a.m لجنہ میگزین
3-55 a.m مجلس سوال وجواب
5-05 a.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m گلشن وقف نو
7-00 a.m دورہ افریقہ 2004ء
8-15 a.m چلڈرنز کارنر
8-45 a.m مجلس سوال وجواب
9-50 a.m ہماری کائنات
10-15 a.m تقاریر جلسہ سالانہ
11-00 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-40 p.m سواحیلی سروس
1-35 p.m خطبہ جمعہ 10 اگست 1990
2-30 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
3-50 p.m دورہ افریقہ
5-00 p.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 p.m تقاریر جلسہ سالانہ
6-30 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
6-55 p.m بنگلہ سروس
8-05 p.m فرام دی آرکائیوز
9-00 p.m گلشن وقف نو
10-00 p.m تقاریر جلسہ سالانہ
10-35 p.m تقاریر خلافت
11-25 p.m مجلس سوال وجواب

جمعرات 24 جون 2004ء

1-40 a.m گلشن وقف نو
2-40 a.m دورہ افریقہ 2004ء
3-50 a.m مجلس سوال وجواب
5-05 a.m تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
5-55 a.m خطبہ جمعہ
7-00 a.m دورہ افریقہ 2004ء
8-25 a.m ترجمۃ القرآن کلاس
9-35 a.m اردو ادب کا احمدیہ دبستان
10-00 a.m خطبہ جمعہ
11-00 a.m تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
11-55 a.m لقاء مع العرب
1-00 p.m پشتو پروگرام
1-45 p.m انگریزی ملاقات
2-45 p.m انڈونیشین سروس
3-45 p.m دورہ افریقہ 2004ء
5-05 p.m تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
5-55 p.m اردو ادب کا احمدیہ دبستان
6-20 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
7-55 p.m انگریزی ملاقات
9-00 p.m خطبہ جمعہ
10-00 p.m المائدہ
11-15 p.m ترجمۃ القرآن کلاس

شربت توت سیاہ

گلے کی خراش اور آواز کے بیٹھ جانے میں مفید ہے۔

چھوٹی -/15 روپے درمیانی -/30 روپے بڑی -/60 روپے

NASIR ناصر

رجسٹرڈ گولبازار

ناصر دواخانہ ربوہ

PH:04524-212434 Fax:213966

اقصیٰ فیبرکس قدم بقدم

FIXED PRICE SHOP

کی طرف سے جلسہ سالانہ UK مبارک

اقصیٰ چوک ربوہ

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213649 رہائش 211649

جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ

دوبئی پراپرٹی سنٹر

(خوشخبری) رجسٹریاں بازار سے بارعایت کروانے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

دارالرحمت شرقی الف ربوہ فون: 213257

پروپرائٹر: سعید احمد۔ فون گھر: 212647

سی پی ایل نمبر 29